اغیار کے اطوار کا فتنہ

از: مفتی جعفر حسین قاسمی
مہتمم سعودیہ نسوان چامراج نگر کرناٹک

اسلام ایک کامل و مکمل دین ہے جس میں رواں دواں متحرک اور تغیر پذیر زندگی کے تمام شعبوں اور گوشوں کے لیے بدرجۂ اتم رہبری و رہنمائی موجود ہے، اور اسلام ایک ایسا دستورِ حیات ہے جس میں ولادت سے وفات تک کے تمام پیش آمدہ مسائل کا حل موجود ہے، لہٰذا ہم فرزندانِ اسلام کو کسی بے بنیاد مذہب اور گمراہ دین سے یا کسی باطل قدیم وجدید تہذیب و کلچر سے کچھ سیکھنے اور لینے کی بالکل ضرورت نہیں ہے، کتاب وسنت ہی ہمارے لیے کافی وشافی ہیں۔

لیکن افسوس وصد افسوس کہ آج امت کا ایک بڑا طبقہ اغیار (کفار ومشرکین اور یہود ونصاریٰ) کے طور وطریق کا شوقین وشیدائی ہے؛ بلکہ ان کو اپنا فخر محسوس کرتا ہے، من جملہ ان کے ''یوم ولادت'' منانا، عیسوی سال کی آمد پر ''نیا سال مبارک'' کہنا، اور اس کے پیغامات ترسیل کرنا، ''اپریل فول'' منانا اور یوم عاشقاں منانا وغیرہ۔

یہ سب رسومات غیر اسلامی ہیں، اور نیز عقل ودانش کی ترازوں میں بھی یہ باوزن نہیں ہیں۔ مناسب ہوگا کہ عقل کی کسوٹی پر ان کا تھوڑا سا حقیقت پسندانہ جائزہ لیا جائے۔

رسوم کا جائزہ

(۱) ''یوم ولادت'' کوئی خوشی کی تقریب سجانے کا موقع نہیں ہے؛ بلکہ فکر کرنے کا مقام ہے کہ محدود زندگی کا ایک سال کم ہوگیا۔

(۲) عیسوی سال کی آمد پر ''نیا سال مبارک'' کہنا؛ بلکہ اسے شب عید کی طرح منانا، ازروئے عقل وفہم درست نہیں کہ اس سے دنیا کی عمر کا ایک سال کم ہوجاتا ہے، اور دنیا قیامت کے قریب ہوجاتی ہے، اور سال نو کیا؛ بلکہ سمجھا جائے تو ہر لمحہ نیا ہے، پھر سال نو منانے کا کیا مطلب؟ آج کل تو اس میں حد درجہ غلو کیا جارہا ہے، رات کے بارہ بجنے کا رقص وشراب، ناچ وگانے اور

ہیجان انگیز موسیقی سے انتظار کیا جاتا ہے، اور بارہ بجنے پر آتش بازی کی جاتی ہے، اور غبارے پھوڑے جاتے ہیں، وغیرہ۔

(۳) اپریل فول یہ تو جھوٹ، دھوکہ، فریب اور اذیت وایذا رسانی کا پلندہ ہے، تعجب ہے ان لوگوں کی عقل پر جو اسے تفریح کا ذریعہ سمجھتے ہیں۔

(۴) یوم عاشقاں اس میں بے حجابی، بے غیرتی اور بے حیائی سے نوجوان لڑکے اور لڑکی کا ملنا، اوسرخ گلاب کا تحفہ وہدیہ پیش کرنا ہوتا ہے، کیا یہ دعوتِ زنا نہیں ہے؟

ان رسومات میں خلق کی افادیت اور منفعت کا بھی کوئی پہلو نہیں ہے۔

دورنگی چھوڑدے

اور اللہ تعالی نے اس چیز کو بھی ناپسند فرمایا کہ کوئی دین اسلام پر مکمل عمل پیرا ہوتے ہوئے بھی یہودیت کی بعض چیزوں پر عمل کرے، جیسا کہ کتب تفاسیر میں ہے، حضرت عبداللہ بن سلام (جو قبول اسلام سے قبل یہودیوں کے زبردست عالم تھے) اور آپ کے بعض (یہودی) ساتھی اسلام میں داخل ہونے کے بعد بھی یوم السبت (ہفتہ کے دن) کی تعظیم کرتے تھے، اور اونٹ کے گوشت اور اس کے دودھ کو مکروہ گردانتے تھے، انھوں نے آپ ﷺ سے عرض کیا: یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ التَّوْرَاۃَ کِتَابُ اللّٰہِ، فَدَعْنَا فَلْنَقُمْ بِھَا فِیْ صَلَاتِنَا بِاللَّیْلِ، یارسول اللہ! ہمیں اجازت دیں کہ ہم (احکامات اسلام کے ساتھ ساتھ) قیام لیل (تہجد) میں تورات کی تلاوت کریں کہ وہ بھی تو کتاب اللہ ہے۔ اس پر قرآن پاک کی اِس آیت کا نزول ہوا۔

یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ آمَنُوْا ادْخُلُوْا فِی السِّلْمِ کَافَّۃً وَلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوَاتِ الشَّیْطَانِ، اِنَّہٗ لَکُمْ عَدُوٌّ مُّبِیْن.(البقرہ:۲۰۸)

ترجمہ: اے ایمان والو! اسلام میں پورے کے پورے داخل ہوجاؤ، اور شیطان کے نقش قدم ہر نہ چلو، یقین جانو وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔

اس آیت کا مطلب یہ ہے کہ اسلام میں مکمل وسراپا داخل ہوجاؤ، تمہارے لیے احکامات اسلام ہی کافی وشافی ہیں، اب تمھیں کسی اور شریعت پر عمل کرنے کی ضرورت نہیں ہے، سابق مذہب کی بعض باتوں پر عمل کا خیال شیطانی کارستانی ہے؛ اس لیے یہ خیال دل سے نکال دو، اور سابق مذہب کی بعض باتوں پر عمل کرنے سے ان کی مشابہت ہوجائے گی جو مذموم ہے۔ (البغوی: ۱/۲۴۰)

خضاب میں یہود ونصاریٰ کی مخالفت

(۱) یہود ونصاری بالوں میں خضاب نہیں لگاتے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی مخالفت میں خضاب کا حکم دیا، جیسا کہ کتب احادیث میں ہے، حضرت ابوہریرہؓ راوی ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: اِنَّ الْیَھُوْدَ وَالنَّصَارٰی لَا یَصْبَغُوْنَ فَخَالِفُوْھُمْ (۱) بیشک یہود ونصاریٰ خضاب نہیں لگاتے ہیں، لہٰذا تم ان کی مخالفت کیا کرو، یعنی خضاب لگایا کرو، کسی بھی رنگ کے خضاب کا استعمال سیاہ رنگ کے علاوہ درست ہے کہ سیاہ رنگ کی ممانعت دیگر احادیث میں آئی ہے۔

طریقہ سلام میں یہود ونصاریٰ کی مخالفت

(۲) یہود انگلیوں کے اشارہ سے اور نصاریٰ ہتھیلیوں کے اشارہ سے سلام کرتے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی مخالفت کا حکم دیا، جیسا کہ کتبِ احادیث میں ہے، حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ راوی ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

لَاتَشَبَّھُوْا بِالْیَھُوْدِ وَلَا بِالنَّصَارٰی، فَاِنَّ تَسْلِیْمَ الْیَھُوْدِ الِاشَارَۃُ بِالْاَصَابِعِ، وَتَسْلِیْمَ النَّصَارٰی اِلاشَارَۃُ بِالْاَ کُفِّ. (۲)

ترجمہ: یہود کی مشابہت نہ کرو اور نہ نصاری کی مشابہت کرو، یہود کا سلام انگلیوں کا اشارہ ہے اور نصاری کا سلام ہتھیلی کا اشارہ ہے۔

یعنی زبان سے کلمات سلام ادا کیے بغیر صرف انگلیوں سے اور ہتھیلی سے اشارہ کرنا، یہود ونصاریٰ کے سلام کا طریقہ ہے، ہاں اگر کوئی دور فاصلے پر ہو تو زبان سے کلمات سلام ادا کرتے ہوئے ہاتھ سے اشارہ بھی کردے تو کوئی مضایقہ نہیں ہے۔

سحری سے امتیاز

(۳) اہلِ کتاب (یہود ونصاریٰ) کے روزوں میں سحری نہیں تھی، اور ہمیں سحری کا حکم ہے اور ہمیں یہ بتایا گیا ہے کہ ان کے اور ہمارے روزوں میں فرق وامتیاز سحری ہے۔ جیسا کہ کتب احادیث میں ہے، حضرت عمرو بن العاصؓ راوی ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

فَصْلُ مَابَیْنَ صِیَامِنَا وَصِیَامِ اَھْلِ الْکِتَابِ اَکْلَۃُ السَّحْرِ. (۳)

ہمارے روزوں اور اہل کتاب کے روزوں کے درمیان فرق سحری کھانا ہے، یعنی شریعت نے ہمارے روزں کو بھی ان سے ممتاز وجداگانہ رکھا ہے۔

عجلت افطار کے ذریعہ یہود ونصاریٰ کی مخالفت

(۴) اہل کتاب افطار میں تاخیر کیا کرتے تھے، آپ ﷺ نے اس سے منع فرمایا کہ یہ اہل کتاب (یہود ونصاریٰ) کا طریقہ ہے۔

لَا یَزَالُ الدِّیْنُ ظَاهِرًا مَا عَجَّلَ النَّاسُ الْفِطْرَ، لِاَنَّ الْیَهُوْدَ وَالنَّصَارٰی یُؤَخِّرُوْنَ (۴)

دین ہمیشہ غالب رہے گا؛ جب تک کہ لوگ افطار میں جلدی کریں گے، بیشک یہود ونصاریٰ افطار میں تاخیر کرتے ہیں۔

یہ یہودیت کا شیوہ ہے

(۵) ابتداء میں باجماعت نماز کے لیے مسلمانوں کو جمع کرنے کا کوئی خاص طریقہ مقرر نہ تھا، مسلمان ازخود وقت کا اندازہ کرکے جمع ہوجاتے تھے، پھر آپ ﷺ نے صحابہؓ سے مشورہ کیا کَیْفَ یُجْمَعُ النَّاسُ لِلصَّلَاةِ؟ کہ لوگوں کو نماز کے لیے کیسے جمع کیا جائے؟ کسی نے مشورہ دیا کہ ناقوس بجایا جائے، آپ ﷺ نے اس مشورہ کو رد کرتے ہوئے فرمایا، هُوَ مِنْ اَمْرِ النَّصَارٰی کہ یہ نصاریٰ کا طریقہ ہے، اورکسی نے یہ رائے پیش کی کہ "بوق" نرسنگھا پھونکا جائے، اسے بھی رد کرتے ہوئے آپ ﷺ نے فریا، هُوَ مِنْ اَمْرِ الْیَهُوْدِ کہ یہ یہود کا طرز ہے، اورکسی نے کہا کہ آگ جلائی جائے، مجوس کا طریقہ کہہ کر آپ ﷺ نے اسے بھی رد کردیا۔ پھر جب عبداللہ بن زید نے (اور دیگر بعض صحابہؓ نے) اذان والا خواب دیکھا، اورآپ ﷺ کو سنایا تو آپ ﷺ نے اس خواب کو سچا اور منجانب اللہ قرار دیا اوراس کے مطابق اذان کو جاری فرمایا۔ (۵)

صوم عاشوراء میں یہود ونصاریٰ کی مخالفت

(۶) اور جب مدینہ منورہ میں آپ ﷺ کو معلوم ہوا کہ یہودی عاشوراء کا روزہ رکھتے ہیں تو آپ ﷺ نے ان سے پوچھا: تم یہ روزہ کیوں رکھتے ہو؟ تو انھوں نے جواب دیا، یہ ہمارا بہترین اور مبارک دن ہے، اسی دن اللہ تعالیٰ نے موسیٰؑ اوران کی قوم کو فرعون کے ظلم سے بچایا اور فرعون اوراس کی قوم کو اسی دن بحرِ قلزم میں غرقاب کیا تھا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نَحْنُ اَحَقُّ بِمُوْسٰی مِنْکُمْ ہم تم سے زیادہ موسیٰؑ کے حق دار ہیں۔

اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عاشوراء کے روزہ کا وجوبی یا تاکیدی حکم دیا۔ پھر جب اہل کتاب (یہود ونصاریٰ) کی عیاری ومکاری اوران کی اسلامی عداوت ظاہر ہوگئی تو صحابہؓ نے آپ ﷺ کی خدمت میں عرض کیا، اِنَّهٗ یَوْمٌ یُعَظِّمُهُ الْیَهُوْدُ، یارسول اللہ! یہ وہ دن ہے کہ جس

کی تعظیم وتکریم یہود (بھی) کرتے ہیں، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: فَاِذَا کَانَ الْعَامُ الْمُقْبِلُ اِنْشَاء اللّٰہُ صُمْنَا الْیَوْمَ التَّاسِع.(۶)

''انشاء اللہ اگر میں آئندہ سال زندہ رہا تو (دسویں کے ساتھ) نویں کا بھی روزہ رکھوں گا''، اس طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صوم عاشوراء میں ان سے یگانگت اور یکسانیت کی روش بدل دی؛ مگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر نے وفا نہ کی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم آئندہ سال ماہ محرم کے آنے سے پہلے ہی ۱۲/ربیع الاول ۱۱ھ کو ملاء اعلیٰ سے جاملے، اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنِ۔

یہود ونصاریٰ کی مخالفت میں ہفتہ اوراتوار کو روزہ

(۷) آپ صلی اللہ علیہ وسلم مخالفتِ اہل کتاب میں شنبہ اور یکشنبہ (یعنی ہفتہ اور اتوار) کا روزہ رکھا کرتے تھے؛ جیسا کہ کتب احادیث میں ہے، حضرت ام سلمیٰؓ فرماتی ہیں:

کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم یَصُوْمُ یَوْمَ السَّبتِ وَ یَوْمَ الْاَحدِ اَکْثَرَ مِمَّا یَصُوْمُ مِنَ الْاَیَّامِ، وَیَقُوْلُ: اِنَّھُمَا عِیْدَا الْمُشْرِکِیْنَ، فَاَنَا اُحِبُّ اَنْ اُخَالِفَھُمْ.(۷)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم دنوں میں اکثر شنبہ اور یکشنبہ کو روزہ رکھا کرتے، اور فرماتے کہ یہ دونوں دن مشرکوں کے عید کے ہیں، مجھے پسند ہے کہ میں ان کی مخالفت کروں۔ یعنی شنبہ یہود کی عید کا دن اور یکشنبہ نصاری کی عید کا دن ہے اور ظاہر ہے کہ عید کے دن وہ کسی بھی حال میں روزہ نہ رکھیں گے، اور ان دنوں میں روزہ رکھنے سے مخالفتِ اہل کتاب ظاہر ہوتی ہے، اور اسی کا اظہار مطلوب و مقصود ہے۔

نصاریٰ کی مخالفت میں صوم وصال کی ممانعت

(۸) حضرت لیلیٰ فرماتی ہیں: اَرَدتُّ اَنْ اَصُوْمَ یَوْمَیْنِ مُوَاصَلَۃً کہ میں نے ارادہ کیا کہ (بغیر سحری کے) مسلسل دو دن روزہ رکھوں، میرے شوہر بشیر نے مجھے منع کیا اور کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع کرتے ہوئے فرمایا ہے: یَفْعَلُ ذَالِکَ النَّصَارٰی،(۸) کہ نصاریٰ اس طرح کرتے ہیں، یعنی وہ بغیر سحری کے مسلسل روزے رکھتے ہیں؛ اس لیے ہمیں یہ عمل نہیں کرنا ہے۔

یہود ونصاریٰ کے برخلاف اسلام میں عورت اچھوت نہیں ہے

(۹) اہل کتاب عورت کو حالتِ حیض میں بالکل اچھوت سمجھتے تھے، قربت ومجامعت سے اجتناب واحتراز کے ساتھ ساتھ، نہ کھاتے پیتے نہ اٹھتے بیٹھتے اور نہ بات چیت کرتے؛ بلکہ اسے خود سے بالکل الگ کردیتے تھے، اس کے متعلق آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اِصْنَعُوْا کُلَّ شَیْءٍ اِلَّا النِّکَاحَ، ہم بستری ومجامعت تو ممنوع ہے، اس کے علاوہ تناول طعام، نشست وبرخواست، گفتار وتکلم؛ بلکہ ساتھ لیٹنے کی بھی اجازت ہے، یعنی اہل کتاب کی طرح ہمیں مبالغہ آمیز رویہ اپنانے کی ضرورت نہیں ہے، اس طرح اس معاملہ میں بھی ان سے ہماری جداگانہ شناخت رکھی گئی۔

اور جب اہل کتاب کو اس جداگانہ طرز کی اور ان کی مخالفت کی اطلاع ہوئی تو انھوں نے کہا، مَا یُرِیْدُ ھٰذَ الرَّجُلُ اَنْ یَّدَعَنَا مِنْ اَمْرِنَا شَیْئاً اِلَّا خَالَفْنَا فِیْہِ،(۹) لگتا ہے کہ اس آدمی (حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم) نے ہمارے ہر امر کی مخالفت کا ارادہ کرلیا ہے۔

قبرستان میں مخالفت

(۱۰) ابتداء میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب جنازہ کے ساتھ چلتے تو جب تک میت کو قبر میں نہ رکھا جاتا بیٹھتے نہ تھے، اس پر ایک یہودی عالم نے کہا: ھٰکَذَا نَصْنَعُ یَا مُحَمَّدُ، اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہم بھی اسی طرح کرتے ہیں، اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ گئے، اور فرمایا: خَالِفُوْھُمْ،(۱۰) کہ ان کی مخالفت کرو! یعنی یہود کہ وہ جنازہ کے ساتھ بیٹھتے ہی نہیں ہیں، ان کی مخالفت اس طرح کرو کہ جب تک جنازہ گردنوں سے نیچے نہ رکھا جائے، نہ بیٹھو، پھر جب جنازہ گردنوں سے نیچے رکھ دیا جائے تو بیٹھ سکتے ہو۔

کتب احادیث میں موجود متعدد مثالوں میں سے میں نے آپ کے سامنے دس مثالوں کو رکھا ہے، جن سے روز روشن کی طرح یہ بات واضح ہوتی ہے کہ اہل کتاب (یہود ونصاری) کا اور ہمارا راستہ الگ الگ ہے، ان کی اور ہماری شناخت جدا جدا ہے، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عبادات ہو یا معاشرت ہر جگہ ہمیں ان کی راہ وروش سے بچنے اور ان کی مشابہت سے دور رہنے کی تاکید فرمائی۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے، مَنْ تَشَبَّہَ بِقَوْمٍ فَھُوَ مِنْھُمْ (۱۱) جو کسی قوم کی مشابہت اختیار کرے گا تو وہ انھیں میں سے شمار ہوگا۔

کتنی سخت بات ہے، کتنی بڑی وعید ہے اور کس قدر اظہارِ ناراضگی ہے، العیاذ باللہ! اگر کوئی مومن ومسلمان کفار یا یہود ونصاریٰ کی مشابہت اختیار کرے گا، عبادات میں ہو یا معاشرت میں، عادات واطوار میں ہو یا ظاہری ہیئت وانداز میں ہو، ان کے مخصوص اعمال اور رسوم ورواج کو اپنائے گا تو اس کا شمار بھی انھیں میں ہوگا۔

اور ایک روایت میں ہے، لَیْسَ مِنَّا مَنْ تَشَبَّہَ بِغَیْرِنَا، یعنی جو غیروں کی مشابہت اختیار کرے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

ایک طرف یہ شرعی ہدایات ہیں، جن میں اغیار کی مشابہت اور مماثلت پر سخت زجر وتوبیخ اور ڈانٹ ڈپٹ کی گئی ہے، اور دوسری طرف ہمارے سامنے امت کا ایک بڑا طبقہ ہے جو بے باکی کے ساتھ اغیار کے طور وطریق کو فخریہ اپنا رہا ہے، اور اس پر نازاں بھی ہے۔

افسوس کہ احساس زیاں جاتا رہا

للہ اپنا جائزہ لیں، اور اپنا محاسبہ کریں، ہمیں تو کامل دین وشریعت سے نوازا گیا ہے، ذات نبوی ﷺ بطور نمونہ واسوہ دی گئی ہے، اور ہمیں سنتوں کے خزانے دیے گئے ہیں، پھر بھی آج ہمارے گھرانوں میں اغیار کے اطوار کا فروغ کیوں ہے؟ ہمارے نوجوانوں کا لباس اور ان کے بال اُن جیسے کیوں ہیں؟ شادی بیاہ اُن جیسے کیوں ہیں؟ اور زندگی میں طرز وانداز اُن جیسے کیوں ہیں؟ اور آج کیوں فرزندان اسلام ان کے رنگ ڈھنگ میں رنگنے اور انکی مشابہت اختیار کرنے کے لیے بیتاب ومشتاق ہیں؟

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں محض اپنے فضل واحسان سے اغیار کے فتنہ سے محفوظ رکھے، آمین!

❁ ❁ ❁

حواشی:

(۱) البخاری (۵۵۵۹)

(۲) الترمذی (۲۶۹۵)

(۳) مسلم (۱۰۹۶)

(۴) سنن ابوداود (۲۰۶۳)

(۵) ملاحظہ ہو سنن ابوداود (۴۹۸)

(۶) مسلم (۱۱۳۴)

(۷) المسند (۲۶۷۹۳)

(۸) المسند (۱۱۵۲)

(۹) مسلم: (۳۰۲)

(۱۰) الترمذی (۱۰۲۰)

(۱۱) سنن ابوداود (۴۰۳۳)

❁ ❁ ❁